اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۹۵	مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء	یوم شنبہ	مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ خدا کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔

۱۱-۱۲- فروری کی درمیانی شب محلہ دارالرحمت کی مسجد میں صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے نماز تراویح میں قرآن کا جو دور شروع کر رکھا تھا، ختم کیا۔ محلہ کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا بہت کافی اجتماع تھا۔ آخری رکعت میں قرآن اور احادیث کی دعاؤں کے علاوہ اُردو میں بلند آواز سے بہت لمبی دُعا مانگی گئی۔ سب پر بڑی رقت طاری ہوئی :-

بابو فیروز علی صاحب مہاجر جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر اہتمام ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغ کے لئے مقامی اصحاب کو تحریک کی جارہی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد ہی تبلیغ کے لئے احباب کو باہر بھیجا جا سکیگا :-

جناب چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کی تشریف آوری

احمدی جماعتیں مناسب استقبال کا انتظام کریں

گذشتہ پرچہ میں احباب کو یہ خبر پہنچا دی گئی ہے۔ کہ جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء گول میز کانفرنس لنڈن میں شمولیت کے بعد ۱۹۔ فروری کو بمبئی پہنچیں گے۔ اور ۲۰۔ فروری کو فرنٹیر میل سے لاہور تشریف لے آئیں گے :-

جناب چوہدری صاحب موصوف نے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کے لئے جو کچھ کیا۔ اس سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اس کی تفصیل ابھی پوری طرح معلوم نہیں ہے۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ باوجود سب ممبرانِ کانفرنس سے زیادہ مشغول ہونے کے جناب چوہدری صاحب موصوف تبلیغ اور اشاعت اسلام کے مقدس فرض سے بھی غافل نہیں رہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے بہت سے لیکچر اسلام کی خوبیوں پر احمدیہ مسجد لنڈن میں دیئے اور مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے واقف کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس سنت کے مطابق کہ جب جماعت کا کوئی معزز فرد آتا تو آپ اس کا مناسب اعزاز کرنے کا حکم دیتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی واپسی پر فرمایا۔ قوموا لسیدکم اپنے ایک واجب الاحترام فرد کے استقبال کے لئے جاؤ۔ ہم نہایت زور کے ساتھ ان مقامات کی جماعتوں کو جہاں سے جناب چوہدری صاحب موصوف گزریں۔ تحریک کرتے ہیں۔ کہ ان کا استقبال کریں۔ خصوصاً بمبئی کی جماعت جہاں وہ جہاز سے اتریں گے۔ اور دہلی کی جماعت جہاں وہ غالباً تھوڑی دیر کے لئے ٹھہریں گے۔ اور امرتسر اور لاہور کی جماعتیں خصوصیت سے اس امر کا انتظام کریں۔ اور پھر بہت جلد بذریعہ تار تفصیلی حالات "الفضل" کو ارسال فرمائیں :-

خیر مانگو

برادر محترم قاضی محمد علی صاحب نے اپنے ایک رویا کی بنا پر بذریعہ خط یہ تحریک کی ہے۔ کہ خیر مانگو۔ اس کے ماتحت احباب سے دعا کی درخواست کیجاتی ہے رمضان المبارک کے مبارک ایام میں احباب کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور رحمت و برکت کی گھڑیوں میں اپنے محترم بھائی کیلئے خیر مانگنی چاہیئے۔

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

اعراب فلسطین کے مطالبات

یروشلم کی ایک خبر سے پایا جاتا ہے۔ کہ مؤتمر اعراب کی مجلس منتظمہ کے ارکان کا ایک وفد ہائی کمشنر کے پاس جائیگا۔ جو مطالبہ کریگا۔ کہ اعلان بالفور منسوخ اور برطانوی انتداب ختم کر دیا جائے۔ اس کی بجائے۔ ایسی حکومت قائم کی جائے۔ جو اسمبلی کے روبرو ذمہ وار ہو۔ اراضی کی فروخت بند کر دی جائے۔ اور فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ روک دیا جائے۔

الفضل کے نئے خریداروں کے لئے رعایت

جو اصحاب ۱۵ فروری سے ۱۵ مارچ تک الفضل کے نئے خریدار ایک سال کے لئے ہونگے۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے درس القرآن کا پارہ ۲۸ (از سورہ مجادلہ تا سورہ تحریم) جو حقائق القرآن کے نام سے خوشنما چھپا ہوا معارف و حقائق کا گنجینہ ہے۔ اور مباحثہ شملہ جس میں غیر مبایعین سے اختلافی مسئلہ نبوۃ پر سیر کن بحث ہے بغیر جانبدار اور ثالث مسلمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہے دو نو کتابیں مفت نذر کی جائینگی۔ محصول ڈاک بھی ہمارے ذمہ یعنی دس روپے دو آنے کا وی پی انہی کتابوں کا ہوگا۔ اور سال بھر اخبار جاری رہیگا۔ (منیجر الفضل قادیان)

مردم شماری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ضروری اعلان

ہر اک احمدی یاد رکھے اور دوسروں کو اطلاع دے

۱۔ پہلی مردم شماری ہو چکی ہے۔ دوسرا اور آخری دن ۲۶ فروری ۱۹۳۱ء ہے۔ ۲۔ مردم شماری کرنیوالے سستی یا شرارت سے فرقہ نہیں لکھا کرتے۔ ۳۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ دیکھے۔ کہ اس کے اور دوسرے احمدیوں کے نام کے سامنے کے خانہ میں احمدی لکھا ہے۔ ۴۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دیکھے اس کے اور دوسرے احمدیوں کے سب مرد۔ عورت۔ بچوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ اور کوئی نام باقی نہیں رہا۔ اور سب کے سامنے احمدی لکھا گیا ہے۔ ۵۔ ایک نام بھی اگر آپ کے شہر یا علاقہ میں آپ کی غفلت کی وجہ سے رہ جائیگا۔ تو آپ جماعت سے دشمنی کرنے والے ٹھیریں گے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی سُبکی ہوگی۔ ۶۔ ہر اک جگہ مردم شماری کرنے والے لوگوں کے ساتھ احمدیوں کو خود شامل رہ کر نگرانی کرنی چاہیئے۔ ۷۔ مردم شماری کے دن کو چھٹی کا دن سمجھیں۔ اور سب کام چھوڑ کر اس کام کو کریں۔ ۸۔ ہندو لوگ ہمیشہ مردم شماری میں مسلمانوں کو کم کر کے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس نقص کا بھی خیال رکھے۔ اور دیکھے کہ سب مسلمان خواہ کسی فرقہ کے ہیں۔ اُن کی مردم شماری پوری طرح ہو جاتی ہے۔ اور ایک مسلمان بچہ بھی خواہ ایک دن کا پیدا ہوا ہو۔ باقی نہیں رہ جاتا۔

۹۔ ہر اک احمدی کو چاہیئے۔ کہ میرے اس اعلان کو اپنے اردگرد کی جماعتوں تک پہونچا دے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کسی جگہ کی جماعت جاہل خیال نہ جاتا ہو۔ اس سے بے خبر رہے۔ ۱۰۔ ہر اک احمدی کو چاہیئے۔ کہ اُن لوگوں کو جو دلوں میں احمدیت کو قبول کر چکے ہوں۔ مگر ڈر کر ظاہر نہ کرتے ہوں سمجھائے۔ کہ اس موقعہ پر اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیں۔ تا خدا تعالےٰ کے سامنے ایک شہادت تو اُن کے دل کی تبدیلی پر ہو۔ ۱۱۔ پچھلی دفعہ بعض جگہ سینکڑوں کی جماعت درج ہونے سے رہ گئی تھی اب کے ایسا نہ ہو۔ ۱۲۔ سب جماعتوں کو چاہیئے۔ فوراً اجلاس کر کے ہر محلہ اور ہر گلی کے لئے آدمی مقرر کر دیں۔ جو پہلے خود مکمل فہرست تیار کر لیں۔ اور پھر ساتھ رہ کر مردم شماری کے وقت دیکھ لیں۔ کہ سب احمدیوں کی پوری طرح مردم شماری ہو گئی ہے۔

خاکسار میرزا محمود احمد

برطانی تار پر ایران کا قبضہ

طہران کی ایک خبر ہے۔ کہ حدود ایران کے اندر ٹیلیگراف کی بعض لائنیں انگریزوں کے قبضہ میں تھیں۔ جس سے دونوں سلطنتوں میں ایک نزاع پیدا ہو گیا تھا۔ اب حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ تمام لائنیں فروری ۱۹۳۱ء کے آخر میں ایران کے حوالے کر دی جائیں گی۔

سنوسی خاندان کے مقبوضات کی ضبطی

مصر کا جریدہ الاہرام راوی ہے۔ کہ حکومت اٹلی سنوسی خاندان کے تمام مقبوضات کی ضبطی کا اعلان کرنے والی ہے۔

باغی کردوں کے سرغنوں کی رہائی

حکومت ایران نے بعض باغی کرد سرغنوں کو رہا کر دیا ہے۔ حکومت ترکی اس کارروائی کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ اور اس سے دونوں کے تعلقات پر ناگوار اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ترکی وزیر جنگ نے سرحدی افسروں کو ہدایت کی ہے۔ کہ اگر یہ باغی سرحد ترکی عبور کرنے کی کوشش کریں۔ تو انہیں پوری قوت سے کچل دیا جائے بلکہ اگر ضرورت ہو۔ تو ایرانی علاقہ میں بھی ان کا تعاقب کیا جائے۔

مصر میں انجمن وکلاء کی سرگرمیاں

مصر کے وطن پرست وکلاء نے ایک جلسہ منعقد کر کے صدقی پاشا کی وزارت کے خلاف احتجاج کیا۔ اور شاہ مصر کے پاس بھیجنے کیلئے ایک یادداشت مرتب کی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ملک کی سیاسی اور اقتصادی مشکلات کا علاج یہی ہے۔ کہ موجودہ وزارت مستعفی ہو جائے۔

حکومت حجاز و نجد کا وزیر خارجہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے اپنے لڑکے امیر فیصل کو حجاز و نجد کا وزیر خارجہ۔ اور حجاز کا وائسرائے مقرر کیا ہے۔

ایک مجرم پھانسی کے تختہ سے بھاگ گیا

قسطنطنیہ سے ۴۔ فروری کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ مینین کی بغاوت کا ایک مجرم پھانسی کے تختہ سے پھانسی دینے والے کو فریب دیکر اس کے ہاتھ سے نکل بھاگا۔ اور فوج کی صفوں کو تیر کی طرح چیرتا ہوا نکل گیا۔ آج تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

باغیوں کو سزائے موت

ایک اطلاع ہے۔ کہ سمرنا میں شورش کے ملزمین کو جب سزائے پھانسی کے لئے لے جایا جاتا۔ تو ان کی چھاتیوں پر ایسے لیبل لگائے جاتے جن پر لکھا ہوتا۔ کہ کمال پاشا کی حکومت سے بغاوت کا یہی نتیجہ ہے۔ سمرنا میں کرفیو آرڈر جاری ہے۔ اور کوئی آدمی صبح ۸ بجے سے پہلے اپنے گھر سے نہیں نکل سکتا۔

افغانستان میں ایرانی قالین باف

حکومت افغانیہ نے صنعت قالین سازی کی ترقی کے لئے ایران سے قالین بافی کے ماہرین کی خدمات حاصل کی ہیں۔

عراق میں سیمنٹ

عراق کے بعض تاجروں نے ایک یورپین ماہر کو بلایا تھا جس نے رپورٹ کی ہے کہ عراق میں سیمنٹ کا کاروبار اعلیٰ پیمانہ پر جاری کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہاں وہ عناصر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن کی اس کے لئے ضرورت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۸

سیاسی حقوق کی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی جدوجہد

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے فیصلے

گول میز کانفرنس کے اختتام کے موقعہ پر وزیر اعظم نے ہندوستان کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق جو اعلان کیا۔ اس پر اظہار خیالات کرتے ہوئے جہاں ہم نے یہ لکھا تھا:-

"مسلمانوں کے لحاظ سے اس اعلان میں جو کچھ کہا گیا ہے اُسے عمل میں لانے کے وقت اگر اس کے اصل اور صحیح معنی لئے گئے۔ تو مسلمانوں کے حقوق کی بڑی حد تک حفاظت ہو سکیگی"

وہاں یہ بھی کہا تھا:-

"الفاظ ایسے مبہم اور غیر معین صورت میں ہیں۔ جن کے متعلق یہ اندیشہ بے جا نہیں۔ کہ انہیں بہت کچھ بگاڑا جا سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کو ان الفاظ کے دھوکہ میں نہیں رہنا چاہئے۔ اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ وزیر اعظم کے یہ کہدینے سے کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کی جائیگی۔ ان کے حقوق اور مطالبات پُورے ہو گئے۔ بلکہ صرف اتنا سمجھنا چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے اقلیتوں کے متعلق جن میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ اپنے فرض کے احساس کا اعتراف کیا ہے۔ پس مسلمانوں کو اعلان کے الفاظ پر مطمئن نہ ہونا چاہیئے"

اس کے ساتھ ہی ہم نے توجہ دلائی تھی۔ کہ:-

"مسلمانوں کو اسی قابل تعریف اور لائق ستائش اتحاد سے جس کا ثبوت ایک بڑی حد تک انہوں نے گول میز کانفرنس میں دیا ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے مطالبات کو بہت تقویت پہونچائی ہے۔ اب بھی اپنی جد و جہد جاری رکھنی چاہیئے۔ اور وزیر اعظم کا اعلان عملی صورت اختیار کرنے کے لئے جن مراحل میں سے گزرے۔ ان میں اپنے حقوق کی پوری حفاظت کرنی چاہیئے"

خوشی کی بات ہے۔ مسلمانان ہند اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک حال کے اجلاس میں جو ۸ فروری کو دہلی میں منعقد ہوا۔ نہایت اہم قرار دادیں منظور کی ہیں۔ جو ہمارے منشا اور خواہش کے مطابق ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے:-

۱- وزیر اعظم کے اعلان نے مجلس وضع قوانین میں ذمہ داری کے متعلق باشندگانِ ہند کے مطالبات کو ایک حد تک پورا کیا ہے۔ لیکن مجوزہ تحفظات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلم کانفرنس اس وقت تک اعلان مذکور کی تائید و حمایت نہیں کر سکتی۔ جب تک تمام تجاویز معین طریق پر سامنے نہ آجائیں۔

۲- فیڈرل کمیٹی نے جو نظام ترکیبی تجویز کیا ہے۔ وہ مسلم کانفرنس کی قرار داد دہلی کے مجوزہ نظام ترکیبی سے بعض اہم امور میں مختلف ہے۔

۳- لنڈن کانفرنس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے فرقہ وارانہ اختلافات کا تصفیہ نہ ہونے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ مسلمان اس وقت تک کوئی آئینی دستور خواہ وہ کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو۔ قبول نہیں کرینگے۔ جب تک اس میں مسلمانوں کے حقوق اور مفاد پورے اور مؤثر طریق پر محفوظ نہ کر دیئے جائینگے۔ اور ان کے حقوق کی مؤثر حفاظت کا بند و بست نہ ہو جائے گا۔

۴- مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے منظم ہونا چاہیئے۔

۵- وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ کی تقریر میں جداگانہ انتخاب کے مطالبہ کا جن الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ انہیں اپنے لئے باعثِ توہین سمجھتے ہیں۔ گویا جن دلائل کی بنا پر مسلمان جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہیں وزیر اعظم کے نزدیک کوئی وزن حاصل نہیں ہے۔

۶- مسلم کانفرنس کا خاص اجلاس جلد سے جلد منعقد کر کے اس طریق عمل کا فیصلہ کیا جائے۔ جس سے ترتیب دستور میں مسلمان اپنی آواز کو مؤثر بنا سکیں۔

ظاہر ہے۔ کہ بحالات موجودہ مسلم کانفرنس کے یہ فیصلے نہایت اہم ہیں۔ وزیر اعظم کے اعلان میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وُہ خواہ کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو۔ لیکن لفاظی ہی الفاظ ہیں۔ اور جب تک ان کی عملی صورت قابل اطمینان نہ ہو۔ اس وقت تک شک و شبہ اور خوف و خطرہ سے بالا نہیں سمجھے جا سکتے۔ اس صورت میں حزم و احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کہ انہیں اپنے لئے باعثِ تسلی اور اطمینان نہ سمجھا جائے۔ ہم نے بھی مسلمانوں کو یہی مشورہ دیا تھا۔ جیسا کہ اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ جو ہم نے اُوپر نقل کیا ہے۔ اب کانفرنس نے اسی کے مطابق اپنی رائے ظاہر کی ہے۔

اسی طرح یہ بھی بالکل درست ہے۔ کہ مسلمان اس وقت تک کوئی دستور آئینی منظور نہیں کر سکتے۔ جب تک ان کے حقوق پُورے طور پر محفوظ نہ ہو جائیں۔ مسلمانوں نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اس وقت تک اپنی تمام جد و جہد آئین کے ماتحت رکھی ہے اور حکومت ہند صاف اور واضح الفاظ میں اس کا اعتراف کر چکی ہے ان حالات میں اگر ملک کے نئے نظم و نسق میں ان کے جائز حقوق کا پُورا پورا خیال نہ رکھا گیا۔ تو عام لوگوں کو یہ خیال کرنے میں کوئی چیز مانع نہ ہو سکیگی۔ کہ حکومت ان لوگوں کے آگے جھک گئی۔ جنہوں نے قانون شکنی اور غیر آئینی سرگرمیوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور اس قدر جھک گئی۔ کہ مسلمانوں کے مسلمہ حقوق اور مطالبات کی بھی اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کا خیال پیدا ہونے کے بعد نہ تو ملک میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے اور نہ کوئی دستور حکومت کامیاب ہو سکتا ہے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آل انڈیا مسلم کانفرنس نے حکومت کو نہایت پُر زور الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ کہ کانفرنس اپنی پُوری طاقت کے ساتھ جو اسے حاصل ہے واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ کوئی آئینی دستور خواہ وُہ بظاہر کیسا ہی خوشنما اور دل آویز کیوں نہ ہو۔ مسلمانوں کے لئے اس وقت تک قابل قبول نہیں ہو سکتا جب تک اس میں مسلمانوں کے حقوق اور مفاد پُورے اور مؤثر طریق پر محفوظ نہ کر دیئے جائینگے۔

یہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی اور ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں کی متفقہ آواز ہے۔ جو بروقت بلند کی گئی۔ اور برمحل حکومت تک پہونچائی گئی۔ اب یہ حکومت کے اختیار میں ہے۔ کہ خواہ تدبر اور ہوشمندی سے کام لے کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس کا پُورا پُورا لحاظ رکھے۔ یا پھر مسلمانوں کو بے چینی اور بے اطمینانی میں مبتلا کر کے تماشہ دیکھے۔

مسلمان اس وقت تک برادرانِ وطن کے ہاتھوں اس قدر ستائے اور اتنے مسلے جا چکے ہیں۔ کہ اب وُہ قطعاً اپنے آپ کو ان کے رحم پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اور قوم پرستی کا دعویٰ کرنے والے ہندوؤں نے حکومت کا رُخ اپنی طرف دیکھکر ابھی سے کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ وُہ مسلمانوں کو بازار میں کوڑی کوڑی کو بیچ دینگے۔

جیسا کہ گزشتہ پرچہ "الفضل" میں اس کے متعلق ان کا بیان درج ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے اس خطرہ اور تباہی کا جو مسلمانوں کو درپیش ہے۔ کچھ احساس نہ کیا۔ اور دستور آئینی میں ان کے حقوق کے تحفظ کا پُورا پُورا انتظام نہ کیا۔ تو کس طرح ممکن ہے کہ مسلمان خاموشی کے ساتھ موت کے مونہہ میں چلے جائیں۔ اور اپنے اوپر ہمیشہ کے لئے ان لوگوں کو مسلط ہونے دیں۔ جنہوں نے آج تک ان سے کبھی بھلائی نہیں کی۔ پس قبل اس کے کہ حکومت کوئی دستور نافذ کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے حقوق کے تحفظ کا پُورا پُورا اطمینان اور یقین دلادے۔

ظاہر ہے۔ کہ میدان سیاست میں کوئی قوم صرف باتیں بنانے اور چیخنے چلانے سے کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتی۔ بلکہ اسے بہُت کچھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے تنظیم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے آل انڈیا مسلم کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے منظم ہونا چاہیئے۔ اس کیلئے اس سے بہتر صورت آج تک کوئی پیش ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو آج سے کئی سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے سامنے رکھ چکے ہیں۔ اور جو یہ ہے کہ ہر عقیدہ اور ہر خیال کے مسلمان خواہ وُہ ایک دوسرے سے کس قدر مذہبی اختلافات رکھتے ہوں۔ اپنے متحدہ اور مشترکہ مفاد اور حقوق کی خاطر متحد ہو جائیں۔ اور مل کر جد وجہد کریں کیونکہ ملکی اور سیاسی لحاظ سے غیر مسلم حریفوں کے نزدیک شیعہ سُنی۔ اہلحدیث اور احمدی سب برابر ہیں۔ اور ان کے پیش نظر سب کو اپنے آگے جھکانا اور اپنے تصرف کے نیچے لانا ہے۔ پس تمام کے تمام مسلمانوں کو ان کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہیئے اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر کام کرنا چاہیئے۔

چونکہ ہندوستان میں سیاسی تغیرات بہُت جلد ہونے والے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان فوراً اپنا متحدہ محاذ قائم کرلیں متفقہ طور پر اپنا طریق عمل طے کرلیں۔ اور پھر اس کے مطابق جد وجہد شروع کر دیں۔ اب غفلت اور سُستی میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے ورنہ ایسے خطرناک نتائج رونما ہونگے۔ جو ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کی بربادی کا باعث بنے رہیں گے۔

"الجمعیۃ" میں غلط بیانی

عُلماء کی جمعیۃ کا "واحد ترجمان" "الجمعیۃ" جب ان لوگوں کی ترجمانی کرتا ہُوا ذرا شرم محسُوس نہ کرے۔ جو "محبوب عاشق کے قدموں پر" "شباب حُسن کے متوالے" "کیا کوئی دل ہے۔ جس پر آپ قابو چاہتے ہیں؟" "لطف شباب" اور "لذت شباب کا عکس" ایسے فقرات کے دلدادہ اور اس قسم کی باتوں میں زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ اور چند پیسے وصول کرنے کے لئے شرافت و تہذیب حتےٰ کہ دین اور مذہب کے خلاف امُور بھی اپنے اشتہارات کے صفحات میں شائع کرتا رہے۔ تو مستریان مباہلہ کی مشین سویاں کے اشتہار میں ان الفاظ کا شائع کرنا اس کے لئے کونسی غیر معمولی بات ہے:-

"کارخانہ مشین سیویاں جو قادیان میں تھا خلیفہ قادیان نے آگ لگوا کر تباہ و برباد کر دیا۔ مال و اسباب لوٹا گیا۔ مالکان و عملہ پر انتہائی مظالم ڈھا کر ان کو جلا وطن کیا گیا"!

لیکن شریف اور سمجھدار لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ جھُوٹ اور بہُتان ہے۔ بد قماش مستریان نے حضرت امام جماعت احمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف جس قدر شرارتیں کیں۔ ان کا اگر عشر عشیر بھی کسی اور جگہ کرتے۔ تو انہیں معلُوم ہو جاتا۔ کہ کیا انجام ہوتا ہے۔ لیکن ہماری طرف سے درگزر نے انہیں بہُت بیباک بنا دیا۔ اور وُہ ایک لمبے عرصہ تک شرارتوں میں ترقی کرتے گئے۔ حتےٰ کہ خود بخود خدا کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ اپنا سارا مال و اسباب مکان سے نکال کر اس کے ایک کونہ میں جہاں کچھ بھی نہ تھا۔ آگ سلگانے کے بعد یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ کارخانہ مشین سیویاں کو خلیفہ قادیان نے آگ لگوا کر تباہ و برباد کر دیا۔ محض اس لئے ہے۔ کہ لوگوں کی ہمدردی حاصل کرکے ان سے روپیہ حاصل کریں۔ اب "جمعیۃ العلماء کا واحد ترجمان" اس کمائی میں سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے تعاونوا علی الاثم والعدوان کا مصداق بن رہا ہے۔

"الجمعیۃ" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ دُنیا میں ہر ایک جماعت کے دُشمن ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض نہایت کمینہ بھی ہوتے ہیں۔ ان کی ہاں میں ہاں ملانا۔ یا ان کی باتوں پر اعتبار کرنا کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ خود "جمعیۃ العلماء" کے خلاف حال میں جن لوگوں نے غبن وغیرہ کے الزام میں مقدمہ دائر کیا۔ اور جن کے خلاف "الجمعیۃ" نے بے حد واویلا مچایا۔ ان کی حمایت اور تائید کرنے والوں کو وُہ کس نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن افسوس۔ کہ چند پیسوں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اور اشتہار میں بالکل غلط۔ اور ناپاک الزام شائع کر دیئے۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے معاندِ سلسلہ نے بھی یہی اشتہار شائع کرتے ہوئے وُہ الفاظ حذف کر دیئے۔

ہم "جمعیۃ العلماء ہند" کے ذمہ دار ارکان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وُہ اپنے "واحد ترجمان" کے اشتہارات کے صفحات کی زیادہ احتیاط کے ساتھ نگرانی کریں۔ کیونکہ ان میں ایسی ایسی فحش۔ ناپاک تباہ کُن۔ اور خلاف شریعت باتیں شائع ہوتی ہیں۔ جو قطعاً علماء کی شان کے شایاں نہیں۔

کلکتہ کارپوریشن کی تنگدلی

بنگال کے ہندو سیاسی ہنگامہ خیزی اور تحریک حریت و آزادی میں تمام دوسرے صُوبوں سے پیش پیش ہیں۔ اس صُوبہ میں کانگریس کو اس قدر رسُوخ حاصل ہے۔ کہ کلکتہ کارپوریشن پر کانگریسی ہندو پُوری طرح قابض ہیں۔ ٹاؤن ہال میں ان کا جھنڈا لہراتا ہے "یوم آزادی" کی تقریب پر قومی جھنڈا نصب کرنے کے لئے ایک سو تین روپیہ ساڑھے بارہ آنہ کی رقم کارپوریشن فنڈ سے ادا کی گئی۔ مگر حیرت ہے۔ یہی لوگ مسلمانوں کے لئے تاریک خیال اور پست فطرت ہندوؤں سے کسی طرح کم نہیں۔

کارپوریشن کے ایک حال کے اجلاس میں ایک مسلمان ممبر نے جب یہ تحریک پیش کی۔ کہ "ہالیڈے پارک" اور "چیت پور روڈ" کے نام تبدیل کرکے "محمد علی پارک" اور "محمد علی روڈ" رکھ دیئے جائیں تو ہندوؤں نے اس بنا پر اس کی مخالفت کی۔ کہ مولانا محمد علی بنگالی نہیں اور آخر تجویز مسترد کر دی گئی۔ حالانکہ یہی کارپوریشن تھوڑا ہی عرصہ قبل مرزا پور پارک کا نام تبدیل کرکے شردھانند پارک رکھ چکا ہے۔ شردھانند جی ایک کٹر آریہ سماجی لیڈر تھے۔ جن کی ساری عمر آریہ سماجی سرگرمیوں میں گذری۔

دراصل ہر جگہ وہی شرمناک ذہنیت اپنا کام کر رہی ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں پائی جاتی ہے۔

مردم شماری اور آریہ

مردم شماری میں اپنی تعداد بڑھانے کے لئے آریہ جس طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ وُہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے یہاں تک اعلان کر دیا ہے۔ کہ "آریوں کی کوشش یہ ہے۔ کہ ہر ایک ہندو اپنے تئیں آریہ لکھائے۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وُہ رشی دیانند کے سدھانتوں کو مانتا ہے۔ یا کہ آریہ سماج کا سبھاسد ہے بلکہ یہ کہ وُہ آریہ ورت کا رہنے والا ہے"۔

اسی طرح اپنا مذہب ویدک دھرم لکھانے کی تلقین کرتے ہوئے لکھا ہے:- "اپنے دھرم کا نام ویدک لکھا کر ہندو آریہ نہیں بن جاتے ان کے دھرم کا نام انہیں وُہ بتایا گیا ہے۔ جو ان کے دھرم گرنتھوں میں پایا جاتا ہے"؟ (پرکاش ۱۱۔ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۲)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ رشی دیانند کے سدھانت نہ ماننے والوں کو بھی آریہ محض اس لئے آریہ قرار دے رہے ہیں۔ کہ آریوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے اور مردم شماری کے بعد آریہ رشی دیانند کی جے کے نعرے لگاتے ہوئے کہہ سکیں۔ دیکھو۔ ان کا پیش کردہ آریہ دھرم کس قدر ترقی کر رہا ہے۔

اس قسم کے ناروا اور ناجائز طریق تو آریوں کے لئے رہنے دیئے جائیں۔ لیکن مردم شماری کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اپنی جماعت کی صحیح تعداد لکھانے میں ہر احمدی کو کوئی دقیقہ کوشش کا نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

مسئلہ اجرائے نبوت از روئے قرآن

(مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل کی تقریر جو جلسہ سالانہ ۱۹۳۰ء پر کی گئی)

گذشتہ حصہ تقریر میں ان ضرورتوں میں سے ۹ ضرورتیں پیش کی گئی ہیں۔ جو قرآن کریم نے انبیاء کی بعثت کی بیان کی ہیں۔ اس سے آگے سلسلۂ تقریر اس طرح شروع ہوتا ہے :-

کیا اب بھی ضرورتیں پیدا ہو سکتی ہیں؟

اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ ہاں بے شک وہ تمام ضرورتیں جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی پیدا ہو سکتی ہیں سے بے شک ایک ضرورت نبی کی نئی شریعت لانا بھی ہوتی ہے۔ مگر وہ ضرورت اب پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ شریعت قرآن کریم کے ساتھ مکمل ہو چکی ہے۔ جیسا کہ الیوم اکملت لکم دینکم سے ظاہر ہے۔ اور کسی چیز کو کامل اس صورت میں کہہ سکتے ہیں جب کہ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی متصور نہ ہو سکے۔ جیسے چودھویں رات کے چاند کو ہی کامل کہہ سکتے ہیں۔ تیرھویں اور پندرھویں رات کا چاند کامل نہیں کہلا سکتا۔ اگر آج کسی شریعت جدیدہ کا نزول تصور کیا جائے تو اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یعنی یا تو قرآن کریم سے وہ افضل ہو کر نازل ہو گی یا اس کے برابر یا پھر اس سے کم حیثیت کی ہو گی۔ افضل ہونے کی صورت میں قرآن کریم کو ناقص ماننا پڑے گا۔ حالانکہ ہم اسے کامل یقین کرتے ہیں اور اگر اس کے برابر کی شریعت نازل ہو۔ تو پھر تحصیل حاصل ہے۔ اور اگر اس سے کم حیثیت کی نازل ہو۔ تو اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس سے اعلیٰ ہمارے پاس موجود ہے۔ لہٰذا تینوں صورتوں کے لحاظ سے شریعت جدیدہ کا نازل ہونا ممتنع ہوا۔ باقی رہا یہ سوال کہ شاید کبھی یہ شریعت بگڑ جائے۔ جیسے تورات وانجیل کا حال ہوا۔ اس وقت دوسری شریعت کا آنا ضروری ہو گا۔ اس کا حل بھی اللہ تعالےٰ نے کر رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ یہ قرآن کریم ہم نے نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ وار ہیں پس اس آیت کریمہ نے قرآن کریم میں تغیر و تبدل کو ممتنع قرار دے دیا۔ لہٰذا کسی صورت میں بھی شریعت جدیدہ کا نزول جائز نہ ہوا لیکن نبوت کے متعلق باقی ضرورتیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور قرآن کریم میں اس کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (سورہ محمدؐ) یعنی اے مومنو! اگر تم اپنی اصلی حالت پر قائم رہو اور شرعی احکام کی پابندی کرتے رہو۔ تو بہتر۔ ورنہ اللہ تعالےٰ ایک دوسری قوم کو کھڑا کر دیگا۔ جو تمہاری طرح سست نہ ہو گی۔ بلکہ خوب جوش سے کام کریگی :-

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ کہ امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں۔ اسی لئے انہیں متنبہ کیا گیا۔ کہ اگر تم نے اپنے اندر بگاڑ پیدا کر لیا تو یہ نعمت تم سے چھین کر دوسری قوم کو دی جائیگی۔ اگر اللہ تعالےٰ قرآن کریم کی حفاظت کی طرح ہمیشہ کے لئے امت محمدیہ کے نہ بگڑنے کا بھی ذمہ لے لیتا تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ جس طرح قرآن کریم کے بعد کسی شریعت کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مگر قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لینا۔ اور امت کے اعمال کے متعلق اس قسم کا کوئی وعدہ نہ ہونا صاف طور پر بتاتا ہے۔ کہ قرآن کریم تو ویسے کا ویسا ہی رہے گا۔ مگر امت بگڑ جائے گی۔ اور اس کی اصلاح کی ضرورت پیدا ہو گی :-

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یعنی ہم دنیا پر قیامت سے پہلے پہلے ایک عالمگیر عذاب نازل کریں گے۔ اور ایسا عالمگیر عذاب بجز ایسے جرائم کے جو کل جہان پر چھا جائیں۔ ہرگز نہیں آ سکتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دنیا ضرور نہایت بری طرح گندوں میں مبتلا ہو کر سخت قہری عذابوں کی مورد بن جائے گی۔ اور یہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ عالمگیر عذاب صرف انبیاء کی بعثت کے بعد ہی آیا کرتے ہیں۔ جیسے وما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولا سے ظاہر ہے۔

پھر اسی طرح غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا سکھا کر ہماری توجہ اس طرف پھیر دی۔ کہ یہ امت بھی یہود اور نصاریٰ کے قدم بقدم چلنے لگ جائے گی۔ اور اس حالت سے بچنے کے لئے یہ دعا کرتے رہو۔

یہ تین دلائل قرآن کریم سے میں نے بیان کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ بھی بگڑ سکتی ہے۔

احادیث میں مسلمانوں کے بگڑنے کا ذکر

اب میں احادیث سے دو ایک حوالے دیتا ہوں جو بہت ہی واضح ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یأتی علے الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ یعنی مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ قرآن کریم کے معارف سے بالکل ناآشنا ہو جائیں گے۔ ان کی مساجد ویران ہو جائینگی۔ اور وہ جن سے لوگوں کو دین سیکھنے کی توقع ہو سکتی تھی۔ بدترین مخلوق ہو جائینگے۔ یعنی علماء کہلانے والوں کے حالات و اخلاق تمام مخلوق سے بدتر ہو جائیں گے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ لتتبعن سنن من قبلکم الخ کہ اے میری امت کے لوگو! تم ایک دن یہود اور نصاریٰ کے مشابہ ہو جاؤ گے۔ تمہارے اندر وہ خصلتیں اور بدیاں پیدا ہو جائینگی۔ جو ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ پھر فرمایا۔ یہود تو ۷۲ فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے۔ مگر اے امت کے لوگو تم ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے یہ احادیث اس امت کی تباہی اور خستہ حالی پر نوحہ کر رہی ہیں۔ اور صاف طور پر ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ ایسے حالات ضرور پیدا ہو جائیں گے جن میں اللہ تعالےٰ کسی نہ کسی نبی کو مبعوث فرمایا کرتا ہے۔

کیا اب نبی کی ضرورت ہے؟

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس زمانہ میں وہ ضرورتیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ موجود ہیں۔ اس کا جواب مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ بیشک وہ تمام ضرورتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ اور اس کے لئے میں آپ موجودہ زمانہ کو اور بالخصوص اسلامی دنیا کی حالت کو پیش کرتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ غور تو فرمائیں۔ دنیا پر کس طرح بے دینی کے بادل چھا رہے ہیں۔ کس طرح باطل آج حق کو مٹانے کے لئے اپنے تیز اور وزنی ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ دہریت کس بے دردی سے چاروں طرف سے توحید کو مٹانے کے لئے حملہ آور ہو رہی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر افسوس یہ ہے۔ کہ وہ اسلام جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام۔ کہ دنیا پر آج کے بعد الٰہی دین اسلام ہی ہو گا۔ اور فرمایا تھا۔ من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ کہ آج کے بعد اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ آج وہی خدا کا پیارا دین۔ کس کس مپرسی کی حالت میں دم توڑ رہا ہے غیروں کے حملوں کا تو کیا ذکر شیعیت۔ وہابیت اور حنفیت کے ہی جھگڑوں کا تصفیہ نہیں ہو سکتا :-

آہ! کیسے افسوس کا مقام ہے۔ کہ آج اگر کوئی عیسائی یا ہندو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ کر کہ من یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ اسلام کے سوائے کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسلام میں داخل ہونا چاہیئے۔ تو وہ کس کے پاس جائے۔ اور کہاں سے وہ اسلام تلاش کرے۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام یعنی خدائی دین اسلام ہی ہے۔

وہ امت جس کے حق میں کنتم خیر اُمۃٍ کہا گیا تھا۔ اور جس کے ذمہ کل دنیا کو اسلام میں داخل کرنا لگایا گیا تھا۔ آج اس میں سے ہزاروں توحید کا سہرا سر سے اتار کر تثلیث کا طوق اپنی گردن میں پہن چکے ہیں :-

اگر مسلمانوں میں حقیقی اسلام ہوتا۔ ان میں تقوےٰ و طہارت ہوتی۔ یہ قرآن کے احکام سے کما حقہٗ واقف ہوتے۔ تو آج مولوی عبدالحق سے کوئی پادری عبدالحق نہ بنتا۔ اور نہ ہی سلطان محمد۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بابرکات میں گستاخی کرکے آپ پر ناپاک بہتان لگانے کے لئے پادری سلطان کہلاتا۔

یہ تو ان لوگوں کا حال ہے۔ جو اسلام سے برگشتہ ہوگئے۔ مگر کیسے افسوس اور دکھ کا مقام ہے۔ کہ وُہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسُوب کرتے ہیں۔ ان کے اندر سے بھی حقیقی اسلام نکل چکا ہے۔ ان میں اگر توحید ہے۔ تو صرف نام کی۔ ان کے قلوب سے خشیۃ اللہ اور خدا تعالےٰ کی عظمت و شان نکل چکی ہے۔ دنیا کے وہ انسان وُہ بزرگ ہستیاں جو توحید کی دلدادہ تھیں۔ جنہوں نے اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ آج ان کے مقابر شرک کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ ہزاروں مسلمان کہلانے والے ان خدا کے بزرگوں اور توحید پرستوں کے مزاروں پر جاکر توحید کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ اور ایک مٹی کے ڈھیر کے سامنے وہ پیشانی جو محض خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ جھکائی جارہی ہے۔ وہ عجز اور انکسار جو خدا کے حضور دعاؤں کے وقت پیدا ہونا چاہئے تھا۔ وُہ مزاروں پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور آہ وزاریوں سے دعائیں مانگی جاتی اور منتیں مانی جاتی ہیں۔ مزاروں کو وُہ عزت دی جاتی ہے جن کی مستحق ان کے نزدیک وُہ مساجد نہیں ہیں۔ جو خدا کا گھر کہلاتی ہیں۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے۔ میں اپنے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں تونسہ گیا۔ جہاں شاہ سلیمان صاحب کا مزار ہے۔ تو اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کی نہایت عبرتناک حالت دیکھی۔

زمانہ کی حالت پر مولانا حالی کی شہادت

مولانا حالی صاحب نے اپنے مسدس میں اس زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر ؞ جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر ؞ کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں ؞ پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ؞ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
؞ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے ؞ نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

جب عام لوگوں کی یہ حالت ہوگئی۔ تو پیروں کی حالت اس سے بھی بدتر ہوگئی۔ چنانچہ مولانا صاحب موصوف فرماتے ہیں ؎

بہت لوگ پیروں کی اولاد بنکر ؞ نہیں ذات والا میں کچھ جن کے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو لے دیکے اس پر ؞ کہ تھے ان کے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے ؞ مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی ؞ خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

تو ظاہر ہے۔ کہ جب مذہبی راہنماؤں کی ایسی ردی حالت ہوگئی۔ تو باقی دُنیا کے اندر سے یقیناً تقوےٰ طہارت۔ علم حلم دیانت امانت خشیت سے جاتی چاہئے تھی۔ چنانچہ اس کے متعلق مولانا صاحب فرماتے ہیں ؎

کہاں ہیں وہ جذب الٰہی کے پھندے ؞ کہاں ہیں وُہ اللہ کے پاک بندے
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوےٰ ؞ نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملّا ؞
کہاں ہیں وُہ دینی کتابوں کے دفتر ؞ کہاں ہیں وہ علم الٰہی کے منظر ؞
چلی ایسی اس بزم میں باد صرصر ؞ بجھیں مشعلیں نور حق کی سراسر

کیسے دکھ اور درد کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کس طرح پاک لوگوں کے فقدان کا نوحہ کیا گیا ہے۔ ہوسکتا تھا۔ کہ کوئی عالم ہی ان حالات کی اصلاح کرے۔ مگر جیسے حدیث میں بتایا جاچکا ہے۔ کہ وہ بدترین ہوجائینگے یہ لوگ ویسے ہی ہوگئے۔ ان کا کام بجائے اصلاح کے گند پھیلانا ہوگیا۔ چنانچہ علماء کے متعلق مولانا فرماتے ہیں۔

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی ؞ جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی ؞ مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ عالموں کا ہمارے طریقہ ؞ یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

کہاں تک میں پڑھتا جاؤں۔ مولانا صاحب نے اس زمانہ کا پورا پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے۔ کہ وُہ بھی اس بات کے شاہد ہیں۔ کہ اسلام کی وُہ عظمت۔ وُہ شان اور وہ رُوح جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور پھر آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوئی تھی۔ بالکل دُنیا سے مٹ چکی تھی۔ اور مسلمانوں کا ہر ایک طبقہ ہدایت اور نور سے بالکل تہیدست ہوچکا تھا۔ ہر ایک قسم کا گند ان میں آچکا تھا۔ جس کے لئے ایک مصلح ربانی کی ضرورت تھی۔

اہلحدیث کی شہادت

مضمون لمبا ہو رہا ہے۔ اور وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے میں اب صرف زمانہ کی حالت کے متعلق دو حوالے پڑھکر اگلا حصہ بیان کرونگا۔ اہلحدیث ۱۴ر جون ۱۹۱۲ء میں لکھا ہے۔ "ہم میں سے قرآن کریم بالکل اُٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت بیکار کتاب جانتے ہیں"۔

جب یہ ان لوگوں کا حال ہے۔ جو موحد کہلاتے ہیں۔ اور قرآن دانی کا دعوےٰ کیا کرتے ہیں تو باقی لوگوں کی حالت کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

دوسرا حوالہ

دوسرا حوالہ۔ اقتراب الساعۃ صـ۱۲ میں لکھا ہے۔ "اب اسلام کا صرف نام قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ مگر ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء ان کے بدتر ہیں۔ جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں۔ اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں"۔

اس حوالہ سے بھی ثابت ہے۔ کہ آج نہ وُہ اسلام کی شان ہے نہ اسلام کے ماننے والے۔ نہ قرآن کے جاننے والے۔ نہ مساجد کے آباد کرنے والے۔ مصنف صاحب نے تو لکھا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں آباد ہیں۔ ممکن ہے۔ ان کے زمانہ میں مساجد آباد ہونگی۔ مگر میں نے جو عموماً تبلیغی دورہ پر رہتا ہوں۔ اپنی ان آنکھوں سے ایسی مساجد بھی دیکھی ہیں۔ جن میں گدھوں نے لید کی ہوئی تھی۔ ایسی مساجد بھی دیکھی ہیں۔ جن میں کتیا نے بچے دیئے ہُوئے تھے۔ چنانچہ ایک ایسی مسجد پٹھانکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں دیکھی گئی۔ اور ایک ضلع لائلپور کے ایک گاؤں میں عجیب بات ہے۔ کہ جب ہم اس مسجد میں گئے تھے۔ تو وہاں کے ملّا نے ہمیں کہا۔ اگر آج میرا باپ زندہ ہوتا۔ تو آپ لوگوں کو اس مسجد میں داخل نہ ہونے دیتا۔

ان حالات سے جو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ موجودہ زمانہ ایک ایسے مصلح کا بے حد محتاج ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوکر لوگوں کی اصلاح کرے۔

تین کو چار کرنیوالی پیشگوئی نئی شان میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کی امتیازی علامتوں میں سے ایک خاص علامت الہاماً یہ بھی بتائی ہے۔ کہ "وُہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کئی طریقوں سے اس الہامی علامت اور پیشگوئی کے مصداق ثابت ہوچکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے زندہ نشان ہیں۔ لیکن گذشتہ ایام میں یہ پیشگوئی ایک اور نشان اور طریقے سے پوری ہوئی ہے۔ جس سے اس کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور جس سے صداقت مسیح موعود اور تعین پسر موعود بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

کچھ مدت ہوئی۔ کہ جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب خلف اکبر حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہوگئے تھے۔ اور پھر گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر سے ظاہر ہوا۔ کہ خان بہادر صاحب موصوف نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت خلافت بھی کرلی ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے۔ جناب خان بہادر صاحب موصوف کو جماعت احمدیہ میں شامل فرمالیا ہے۔ گویا بعہد خلافت ثانیہ جناب خان بہادر صاحب کے احمدی ہونے سے حضرت مسیح موعودؑ کے چار پسر احمدی ہوگئے۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے ہی خان بہادر صاحب موصوف کو جماعت احمدیہ میں داخل کیا ہے۔ اس لئے آپ ہی تین کو چار کرنے والے ٹھیرے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؞

(خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن)

صدقۃ الفطر اور عید رمضان

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ماہ رمضان بھی اس کے بندوں کے لئے ایک خاص فضل ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں بہت سے روحانی اور جسمانی فوائد انسان حاصل کر سکتا ہے۔ اس مبارک مہینہ کے اختتام پر ہر متنفس کے ذمہ خواہ کوئی ہو۔ صدقۃ الفطر فرض کیا گیا ہے۔ بچوں پر بھی یہ صدقہ فرض ہے۔ ناداروں اور مفلسوں کے ذمہ بھی یہ صدقہ واجب ہے۔ خواہ وہ صدقہ لے کر ہی صدقہ ادا کریں۔ غرض اس صدقہ کا ادا کرنا ہر مومن۔ متنفس پر فرض ہے۔ اور حقیقت بھی یوں ہی ہے۔ کہ اس راہ میں بھوکا اور پیاسا رہ کر انسان بھوکے اور پیاسوں کی تکلیف کا احساس کرتا ہے۔ اور اپنی خود اختیار کی ہوئی بھوک اور پیاس میں بیکس اور لاوارثوں کی مجبوری کی بھوک پیاس سے بے تاب ہوجاتا ہے۔ محض خدا کے لئے بھوکے رہنے والے خدا کی مخلوق کی بھوک پیاس کو نہیں بھول سکتے۔ وہ روزوں میں خود بھوکے رہ کر دوسروں کی بھوک دور کرنے کے لئے صدقہ دیتے ہیں۔ اور روزہ کے شکریہ میں اللہ تعالےٰ کے آگے راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدات شکر بجالاتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے بندوں کو ہمدردی [illegible] کا عملی سبق دیا ہے۔ پس رمضان میں روزوں اور نمازوں کے ساتھ صدقہ کے زیادہ دینے کا بھی ایک قدرتی جوڑ ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقعہ صدقہ دینے میں نہایت غیر معمولی کثرت سے کام لیتے تھے ؛

اس موقعہ پر میں احباب کو بیت المال کی ان خاص ضروریات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جن کا تعلق صدقات اور زکوۃ سے ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے خاندان کی زکوۃ اور ہر قسم کے صدقات جمع کر کے بھجوائیں ۔۔۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی تحریک کر کے ان سے بھی بھجوانا چاہیئے ؛

صدقۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ بہتر ہے۔ کہ عید سے دو چار روز پہلے ہی ادا ہو۔ تاکہ عید کے دن مساکین کے کام آسکے ؛

صدقۃ الفطر کی مقدار ایک صاع ہے۔ اور گندم نصف صاع بھی جائز ہے۔ فضیلت صاع کی ہے۔ صدقۃ الفطر جو شخص خود ادا نہیں کر سکتا۔ اس کی طرف سے وہ ادا کرے۔ جو اس کے اخراجات کا ذمہ وار ہے ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ صاع ہے۔ جیسے پنجاب کا ٹوپا۔ یہ پیمانہ قریباً تین سیر انگریزی کا ہوتا ہے (۸۰ تولہ کا سیر) جنس کی جگہ نرخ مروجہ کے مطابق قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ آج کل پنجاب میں گندم کا نرخ ۲۰ سیر فی روپیہ ہے۔ اس لحاظ سے صاع کی قیمت ۲/ ہے۔ دوست اپنی اپنی جگہ مروجہ نرخ کے لحاظ سے قیمت ادا کریں ؛

صدقۃ الفطر کے ادا کرنے کے ساتھ ایک خاص مد چندہ عید فنڈ ہمیشہ سے قائم ہے۔ احباب عید فنڈ کے موقعہ پر خزانہ بیت المال کے لئے حسب توفیق اس مد میں بھی ضرور حصہ لیتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس سال اس مد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی جائے گی۔ اور جسے اسکی توفیق ہو۔ اس مد میں بھی ضرور چندہ دیگا۔ عام طور پر اس مد میں ایک روپیہ فی کس لیا جاتا ہے۔ لیکن جو دوست اس قدر نہ دے سکتے ہوں۔ ان سے کم بھی لیا جائے۔ بہر حال صدقۃ الفطر کے ساتھ عید فنڈ بھی ضرور وصول کیا جائے ؛

ناظر بیت المال

جماعت حیدرآباد دکن کی قابل تعریف مالی قربانی

حیدرآباد دکن کے بجٹ کی تشخیص سید محمد فاضل صاحب نے کی تھی آپ نے ۸۱۷۵ چندہ عام کا بجٹ تشخیص کر کے ارسال فرمایا تھا۔ اس پر بیت المال نے آمدنی کو مد نظر رکھتے ہوئے با شرح بجٹ ۶۵۷۰ مقرر کیا۔ یعنی ۲۴۳۷ کی ایزادی کر دی گئی سہ ماہی اول کا بجٹ پورا نہ کرنے والی جماعتوں پر چندہ خاص لگایا گیا۔ حیدرآباد سے ۲۷۷۵ روپے جولائی کے آخر میں پورے ہو گئے تھے۔ لیکن ۳ دن بعد رقم وصول ہونے کی وجہ سے حیدرآباد دکن پر بھی چندہ خاص ۵۸۸ لگ گیا۔ جسے جماعت حیدرآباد نے شرح صدر سے منظور کیا۔ اور پانچ فیصدی اضافہ کے ساتھ چندہ خاص ۶۰۰ اور چندہ جلسہ ۱۰۹۵ تاریخ مقررہ کے اندر داخل کر دیا ؛

جماعت حیدرآباد نے جنوری کے آخر تک حسب ذیل رقوم خزانہ بیت المال میں داخل کی ہیں:۔

چندہ عام ۲۱۴۵ حصہ آمد ۹۸۸ عید فنڈ ۲۰۔ صدقات ۲۰ چندہ جلسہ ۱۰۹۵ چندہ خاص ۶۰۱ وصایا ۱۰۰۰ کل ۵۸۶۹ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے دوستوں کی قربانیاں قبول فرمائے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے ؛

جماعت حیدرآباد دکن کی مستورات نے بھی حضرت اقدس کی تحریک پر گذشتہ سال ۲۳۷۔۴ برائے اخراجات مسجد لنڈن ارسال کئے تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛

ناظر بیت المال

بجٹ ۳۲-۱۹۳۱ء کی خانہ پری کر کے بھیجئے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مالی سال کی نو ماہی ۳۱ جنوری ۱۹۳۲ء کو ختم ہو گئی ہے۔ اور اب مالی سال کے اختتام میں صرف ڈہائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یکم مئی ۱۹۳۲ء سے نیا مالی سال شروع ہوگا۔ اس آئندہ سال کے لئے جماعتوں سے چندہ کا بجٹ ابھی سے تشخیص ہوجانا نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے بیت المال نے فارم بجٹ معہ ہدایات ہر ایک جماعت کے عہدیدار کے پاس بھجوادیا ہے۔ عام طور پر عید کے موقعہ پر سب احباب جمع ہوتے ہیں۔ پس سکرٹری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ بجٹ فارم کی خانہ پری کرنیکے لئے پہلے سے نام لکھ رکھیں اور عید کے موقعہ پر خاص انتظام سے سب دوستوں کی آمدنی اور چندہ پورا پورا حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درج کر کے فارم ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء تک بیت المال میں پہنچادیں۔ تاکہ مشاورت کے موقعہ پر تخمینہ آمد چندہ نمائندگان کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اور خرچ کا صحیح بجٹ تیار ہو سکے ؛

والسلام ناظر بیت المال

حلقہ ہائے انسپکٹران بیت المال

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال کمیشن کی سفارش پر مجلس مشاورت کے موقعہ پر انسپکٹران بیت المال کے لئے ذیل کی تجویز منظور فرمائی تھی۔

"تجویز یہ ہے کہ [illegible] مقرر ہوں۔ ان میں ایک ایک ہیڈ کوارٹر مقرر کیا جائے۔ جہاں وہ مستقل طور پر رہیں۔ اور اس علاقہ میں دورہ کر کے تمام سال تشخیص چندہ کا کام کرتے رہیں۔ اور حسب ضرورت اشد ضرورت کے موقعہ پر مرکز کے خاص آرڈر سے چندہ کی وصولی کا کام کریں۔ اور مختلف نقشہ جات صدر میں بھیجتے رہیں"

مندرجہ بالا فیصلہ کی تعمیل اسی وقت سے شروع کر دی گئی ہے۔ اور حسب ذیل حلقے مقرر ہو چکے ہیں:۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	نام حلقہ	تعداد جماعتہائے	ہیڈ کوارٹر
۱	[illegible] خان صاحب	جماعت ہائے ضلع گورداسپور	۴۹	قادیان
۲	حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی	ضلع سیالکوٹ و امرتسر	۵۵	سیالکوٹ شہر
۳	مولوی محمد عبد العزیز صاحب	ضلع لائلپور شیخوپورہ لاہور	۵۷	شاہدرہ
۴	مولوی رحمت اللہ صاحب	ضلع گجرات۔ گوجرانوالہ	۵۴	وزیرآباد
۵	امیر احمد صاحب قریشی	ضلع سرگودہا جہلم و راولپنڈی جھنگ	۴۳	سرگودہا
۶	سید محمد علی شاہ صاحب	ضلع ہوشیارپور لودھیانہ ریاستہائے پٹیالہ نابھہ و انبالہ و جالندہر	۴۵	کاٹھگڑھ
۷	سید علی اصغر شاہ صاحب	ضلع ملتان۔ ڈیرہ غازیخان منٹگمری ریاست بہاولپور	۳۴	موڈہراں

علاقہ بہاولپور میں کچھ نئی جماعتیں قائم ہونیوالی ہیں۔ وہ بھی انہیں کے ماتحت ہونگی۔ مندرجہ بالا تمام انسپکٹر صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں ؛

ناظر بیت المال

نمبر ۹۵ جلد ۱۸

سالانہ رپورٹ انجمن احمدیہ نوشہرہ

یکم جنوری ۳۰ء لغایت ۳۱ر دسمبر ۳۰ء

(۱) عام:- سال زیر رپورٹ میں انجمن ہذا کی شاخ رسالپور چھاؤنی جدا ہو کر علیٰحدہ انجمن قرار پائی۔ اس وجہ سے نیز بعض احباب کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے افراد جماعت میں کمی واقع ہوئی۔ سال کے اخیر میں بالغ مردوں کی تعداد قریباً چالیس رہ گئی۔ اور مستورات اور بچوں کو ملا کر قریباً ۱۲۰۔ جماعت میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ مثلاً مجسٹریٹ ڈاکٹر۔ پلیڈر۔ تاجر۔ کلرک۔ پیشہ ور۔ مزدور وغیرہ۔ جماعت ہذا کا قیام ۱۹۱۴ء میں ہوا تھا۔

یکم مئی ۳۰ء سے دو سال کے لئے انجمن کی نگرانی امیر کے سپرد کی گئی ہے۔ جس کا تقرر بہ انتخاب جماعت اور بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی عمل میں آیا۔ انتخاب کارکنان ہمیشہ دسمبر میں ہوتا ہے۔ اور نئے عہدہ دار یکم جنوری سے کام شروع کرتے ہیں۔ جس قدر نظارتیں مرکز میں قائم ہیں۔ اسی قدر سیکرٹری امیر کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اور بھی کارکن ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد سال زیر رپورٹ میں ۷ تھی زیر نگرانی جنرل سیکرٹری ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو ایک اجلاس خاص منعقد ہوتا ہے۔ جس میں مختلف صیغہ جات کی رپورٹوں کی سماعت اور اہم امور کے متعلق تجاویز پر غور ہوتا ہے۔ حتیٰ الامکان کثرت رائے سے امور طے کئے جاتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں ۱۲ اجلاس خاص ہوئے۔ اور انتخاب کارکنان کے علاوہ ۱۳ تجاویز پاس ہوئیں۔ ہر روئداد پر امیر کے دستخط ہوتے ہیں۔ سیکرٹری مال کے رجسٹروں کے علاوہ اور کسی رجسٹر پر امیر کے دستخط نہیں کرائے گئے۔ امیر کے کام میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

جماعت کو ایک جگہ جمع کرنے کے لئے ایک مکان عرصہ سال سے ۱۲ روپیہ ماہوار کرایہ پر حاصل کیا ہوا ہے۔ جو احمدیہ ریڈنگ روم کے نام سے مشہور ہے۔ جماعت میں اتحاد و تعاون اور احمدیت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت بفضل الٰہی نوشہرہ بلحاظ باقاعدگی ضلع پشاور میں پیش پیش ہے۔

صیغہ مال:- انچارج بابو محمد صادق صاحب ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں بجٹ آمد نہایت کوشش سے تیار کیا گیا۔ ہر فرد سے علیٰحدہ علیٰحدہ تحریری وعدہ لیا گیا۔ اور بابو محمد عالم صاحب آف راولپنڈی نے پڑتال فرمائی۔ بروئے حساب بجٹ جماعت ہذا حسب ذیل مقرر ہوا۔ چندہ عام -/۱۴۰۰ روپیہ۔ حصہ آمد -/۷۳۱ روپیہ۔ کل -/۲۱۳۱ روپیہ۔ چندہ جلسہ سالانہ -/۲۵۰ روپیہ۔ بعد میں اکثر احباب کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے بجٹ کم ہو کر صرف -/۱۶۵۵ روپیہ رہ گیا چونکہ جماعت نے ادائگی چندہ میں اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جماعت ہذا کو چندہ خاص کی ادائگی سے مستثنٰے فرمایا۔ سال زیر رپورٹ میں جو چندہ جمع ہو کر معرفت انجمن مرکز میں ارسال ہوا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	رقم	مد	رقم
چندہ عام	۶-۸-۸۴۹	زکوٰۃ	۰-۱۲-۳۲
وصیت	۳-۳-۹۳۷	اشاعت اسلام	۰-۱۴-۱۴۱
چندہ خاص	۰-۱۳-۳۷	الفضل	۰-۱۰-۳۹
جلسہ سالانہ	۰-۷-۲۳۵	عید فنڈ	۰-۸-۱۹
مستورات	۰-۰-۲۹	میزان	۹-۱-۲۳۴۱
صدقہ	۰-۶-۱۴۵	پراونشل	۳-۳-۲۹۳
		میزان کل	۰-۵-۲۶۳۴

علاوہ مرکزی چندہ کے مقامی چندہ بھی ۹-۵-۳۰۸ روپیہ جمع ہوا۔ اور ۰-۱۵-۲۸۳ روپیہ مختلف مدات مقامی میں خرچ ہو کر سال کے اخیر پر ۹-۰-۲۵ روپیہ بچت رہی۔ اس صیغہ میں دو محصل کام کرتے ہیں۔ ایک شیخ محمد شفیع صاحب۔ دوسرے بھائی اللہ دتا صاحب ملک مظفر احمد صاحب حساب چیک کر کے دستخط کرتے رہے۔ کل روپیہ وصول شدہ امیر کے پاس امانت رہتا ہے۔ جملہ رجسٹر روزنامچہ۔ کھاتہ۔ رسید بک وامین بک باضابطہ رکھے جاتے ہیں۔ نظارت کی طرف سے ایک دفعہ پڑتال ہوئی۔

صیغہ وصایا:- انچارج شیخ محمد شفیع صاحب۔ اوائل میں موصیوں کی تعداد ۸ تھی۔ دو نئے موصی شامل ہوئے۔ تحریک جاری رہی۔

صیغہ دعوۃ و تبلیغ:- انچارج بابو محمد الطاف صاحب ٹائپسٹ۔ سال زیر رپورٹ میں ۲۶ر اکتوبر ۳۰ء کو جلسہ سیرت نبوی پر نوشہرہ صدر ریلوے شیڈ نوشہرہ۔ نوشہرہ کلاں میں مختلف احباب نے تقریریں کیں۔ ایک ہندو دوست نے بھی جلسہ میں لیکچر دیا۔ غیر احمدی احباب بکثرت شامل ہوئے۔ ایک موقعہ پر مولوی غلام احمد صاحب مبلغ نے لیکچر دیا۔ ٹریکٹ ندائے ایمان۔ ٹیچنگ آف اسلام۔ رسالہ ہندو راج کے منصوبے۔ ہندوستان کے سیاسی مسئلے کا حل وغیرہ کی عام اشاعت کی گئی۔ انفرادی رنگ میں بھی دوست تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب کی مساعی قابل داد ہیں۔ لیکن افسوس کہ سال کے اخیر میں آپ تبدیل ہو کر یہاں سے لنڈی کوتل چلے گئے۔ سالانہ جلسہ کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ خاص طور پر بہت کم آدمی زیر تبلیغ رہے۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کوئی رپورٹ تبلیغی موصول نہیں ہوئی۔ مرکز کے مقرر کردہ مبلغ حلقہ کا کوئی کام قابل ذکر نہیں۔ مضافات میں تبلیغ کرنے کرانے کا بھی کوئی انتظام نہیں۔ بعض ایسے احباب ہیں۔ جو مختلف مذاہب کا مقابلہ کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ تین آدمی نئے بیعت میں داخل ہوئے۔ بعض اچھوت قوم کے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔

صیغہ تعلیم و تربیت:- انچارج شیخ محمد شفیع صاحب ہیں۔ ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ ہوتے رہے۔ درس قرآن مجید۔ حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود جاری رہا۔ جمعہ و نماز عشاء و مغرب میں باقاعدگی رہی۔ لجنہ نے بدستور سابق کوئی کام نہیں کیا۔ ریڈنگ روم میں کئی اخبار آتے رہے۔ مگر کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں رہا جس سے پبلک مستفید ہوتی۔ لائبریری قائم ہے۔ مگر لائبریرین اپنے فرائض سے غافل رہے۔ بچوں کی دینی تعلیم کے متعلق والدین کو ہدایت کی گئی۔ اخبار بینی کا شوق عام پایا جاتا ہے۔ سلسلہ کے جملہ اخبارات اردو انگریزی اور رسالے منگائے جاتے ہیں۔ قریباً ۱۸ احباب ترجمہ قرآن سے واقف ہیں۔ تہجد و نوافل کی ترغیب دی جاتی رہی۔ بدعات و مکروہات کی اصلاح بذریعہ لیکچر کی گئی۔

صیغہ تالیف و تصنیف:- انچارج بابو محمد الطاف صاحب۔ جماعت کے اہل قلم سے سلسلہ کے مختلف اخبارات میں مضمون شایع کرانیکے لئے کوئی انتظام نہیں۔ نہ ہی تصنیف میں دلچسپی پیدا کرنے کا کوئی انتظام ہے۔

صیغہ تجارت:- مصلحتاً اس صیغہ کی رپورٹ شایع نہیں کی جاتی۔

صیغہ ضیافت:- انچارج شیخ احمد اللہ صاحب۔ کئی ایک مہمان باہر سے تشریف لائے جن کی تواضع انجمن کے خرچ پر نیز بعض احباب کے ذاتی خرچ پر کی گئی۔ ماہ رمضان میں افطاری کا انتظام مشترکہ طور پر جاری رہا۔ مولوی محمد الطاف صاحب انچارج صیغہ تبلیغ کی تبدیلی کے موقعہ پر ٹی پارٹی دی گئی۔

صیغہ امور خارجہ:- انچارج ڈاکٹر فتح دین صاحب اسسٹنٹ کمشنر و ایگزیکٹو افسر کے ساتھ موجودہ شورش کے متعلق ملاقات کی گئی۔ اور جملہ افسران بالا کو ریزولیوشن ارسال کئے گئے۔ ایسا ہی فتنہ مستریان کے متعلق بھی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ مسجد احمدیہ نوشہرہ کے لئے حصول اراضی کے سلسلے میں افسران بالا کو توجہ دلائی گئی۔

صیغہ امور عامہ:- انچارج شیخ احمد اللہ صاحب۔ مخالفین کے پروپیگنڈا کا انسداد کیا گیا۔ دو تنازعات کا تصفیہ بذریعہ امیر ہوا۔ قابل نکاح لڑکے لڑکیوں کی کوئی فہرست نہیں۔ جماعت میں چار پانچ بیکار ہیں۔ بعض کے لئے روزگار تلاش کیا گیا۔ جماعت کی اقتصادی حالت کا کوئی صحیح اندازہ نہیں۔ مظلومین کی امداد کی گئی۔ خاکسار بطور نمائندہ مجلس مشاورت قادیان میں اور شیخ احمد اللہ صاحب بطور نمائندہ اجلاس پراونشل انجمن احمدیہ پشاور میں بھیجے گئے۔

(مرزا غلام حیدر احمدی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل۔ امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی)

طبّی مشورہ کی ضرورت

چودھری کرم الدین صاحب کی اہلیہ کو درد شکم کی شکایت ہے۔ بریضہ عرصہ سے بیمار ہے۔ مختلف اوقات میں دورے ہوتے ہیں۔ پہلے انجکشن وغیرہ سے عارضی آرام ہوتا رہا۔ اور پھر حقنے کے ذریعہ علاج کرایا گیا۔ مگر اب اس سے بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ احمدی اطبا از راہ کرم طبی مشورہ دے کر ممنون فرمائیں ایسے مشورے براہ راست اینگلو امریکن کمپنی پوسٹ نمبر ۲ بمبئی کے پتہ پر بھیج دئے جائیں (خاکسار کرم الٰہی از بمبئی)

وزیراعظم کے اعلان پر
جناب چوہدری ظفراللہ خانصاحب کا اظہار خیالات

گول میز کانفرنس کے اختتام پر وزیراعظم نے جو تقریر کی۔ اس کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا خلاصہ اخبارات میں شایع ہو چکا ہے ذیل میں وُہ مفصل درج کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

جناب عالی۔ ہم جنہیں اس عظیم الشان مجلس میں کام کرنے کا فخر حاصل رہا ہے۔ ابھی اس کام کی عظمت کا صحیح اندازہ کرنے سے قاصر رہیں۔ جواب تک ہو چکا ہے۔ اس لئے بھی کہ ہم اسے نہایت قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے تناسب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اور اس وجہ سے بھی۔ کہ جو کچھ اس وقت ہو چکا ہے۔ اس کی قدر و قیمت بہت حد تک ان امور پر منحصر ہے۔ جن کا فیصلہ ابھی باقی ہے۔ اور اس رُوح پر منحصر ہے۔ جس کے ساتھ آئندہ کام ہوگا۔ تاہم اس کانفرنس کے مخالف ترین نقاد بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ یہ کانفرنس بہت حد تک کامیاب رہی ہے ہم نے ہندوستان کی آئندہ اساسی عمارت کا نقشہ تیار کیا ہے۔ بلکہ اس عمارت کی بنیادیں تعمیر کی ہیں۔ اور بہت حد تک اس کی دیواریں بھی بلند کر چکے ہیں۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں یہ عرض کر دوں۔ کہ مجھے بعض پہلوؤں سے یہ عمارت ٹیڑھی نظر آتی ہے۔ مثلاً ہم نے یہ تو طے کر لیا۔ کہ ہندوستان کا آئندہ نظام حکومت اتحادی طریق پر ہوگا۔ اور اس اتحاد کے افراد ریاستیں اور صوبجات ہونگے۔ لیکن جہاں ریاستیں نہایت مناسب اور بجا طور پر مصر ہیں۔ کہ اس اتحاد کے نتیجہ میں ان کی اندرونی آزادی میں ذرا بھی فرق نہیں آنا چاہئے۔ اور جہاں یہ اصول قرار پا چکا ہے۔ کہ صوبجات بھی کامل اندرونی آزادی کے مستحق ہیں۔ وہاں اس آخری اصول کے عمل میں لانے کی بہت کم سعی کی گئی ہے۔ اور عملاً صوبجات کے نظام کو وہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ جہاں وہ اس وقت ہے۔ مثلاً ریاستوں کا تعلق تو براہ راست اتحادی مرکز کے ساتھ ہوگا۔ لیکن صوبجات اور اتحادی مرکز کے درمیان ایک برطانوی ہند کا مرکز قائم رکھا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ تفاصیل طے کرتے وقت اس امر کو مدنظر رکھا جائیگا۔ کہ صوبجاتی آزادی کو نمایاں طور پر قائم رکھا جائے۔ اور مرکز کے ساتھ صوبجات کا تعلق اسی قسم کا ہو جیسے ریاستوں کا ہوگا۔

پھر اس عمارت کی دیواروں پر نظر ڈالتے ہوئے میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس کی اکثر محرابیں ابھی نامکمل ہیں۔ اور ان کے مرکزی پتھر ابھی تیار نہیں ہوئے۔ مجھے آج صبح یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی ہے۔ کہ تجارتی محراب کا مرکزی پتھر تیار کر کے نصب کر دیا گیا ہے اور برطانوی تجار کے حقوق کے متعلق خاطر خواہ اصول طے ہو کر تسلیم کر لیا گیا ہے لیکن مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے حقوق کی حفاظتی محراب ابھی نامکمل پڑی ہے۔ اور کئی اور محرابوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان چوٹی کے پتھروں کو اس طور پر تراشیں اور تیار کریں۔ کہ جب یہ اپنی اپنی محراب کی چوٹی پر نصب کئے جائیں۔ تو اپنی اپنی جگہ پر محکم طور پر گڑ جائیں۔ تا ہماری محرابیں ایسی پختہ اور مضبوط ہوں۔ کہ آسانی کے ساتھ اس بھاری چھت کا بوجھ برداشت کر سکیں۔ جس کے سائے کے نیچے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے کروڑوں انسان امن اور سکون کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکینگے۔ اور اپنے انواع و اقسام کے مقاصد کو پا سکیں گے۔

پس چاہئے۔ کہ یہ محل ایسا مضبوط تیار کیا جائے۔ کہ نہ صرف سیاسیات کے عام طوفان و تلاطم کو برداشت کر سکے۔ بلکہ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو انقلاب کے زلازل بھی اُسے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ پھر میری یہ بھی استدعا ہے۔ کہ اس نامکمل عمارت کو زیادہ عرصہ اس کی موجودہ نامکمل حالت میں نہ چھوڑا جائے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ دیواریں گرنی شروع ہو جائیں۔ بلکہ چاہئے۔ کہ جلد سے جلد اس کی کامیاب تکمیل کا انتظام کیا جائے۔

جناب عالی۔ میں ان تمام اصحاب کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں جنہوں نے آپ کی اور ان اصحاب کی جو مختلف سب کمیٹیوں کے صدر رہے ہیں۔ یکساں مہربانیوں۔ عنایتوں۔ حلم اور حزم کی تعریف کی ہے۔

ضلع منٹگمری کی احمدیہ جماعتوں کا جلسہ

انجمن احمدیہ منٹگمری کا ایک جلسہ تبلیغی پہلو پر غور کرنے کے لئے ۱۷ فروری کو چوہدری محمد شریف صاحب کی کوٹھی پر منعقد ہوا جس میں تمام ضلع کی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔ اس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) تمام ضلع کی تبلیغ کے لئے ایک مبلغ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لئے حسب ذیل چندوں کے وعدے ہوئے۔ جو یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے ماہوار ادا ہونگے۔ منٹگمری ۵ روپے۔ اوکاڑہ ۵ روپے۔ رینالہ خورد ۲ روپے۔ پاک پٹن ۵ روپے۔ چک ۵۵/۵ ۲ روپے۔ چک ۶/۱۰-۱۱ ۲ روپے۔ بابو محمد خورشید صاحب اوورسیر رینالہ ۲ روپے۔ اس میں اور زیادہ اضافہ کرنے کا وعدہ ہوا ہے۔ ان مقامات کے احمدیوں کو بھی اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ جن کے نمائندے اس وقت موجود نہیں تھے۔

(۲) تمام ضلع کے لئے تبلیغی مرکز منٹگمری قائم ہوا جس کے ماتحت تمام ضلع کی تبلیغ اور جلسے وغیرہ ہونگے۔ اس کے لئے سید محمد شاہ صاحب ہیڈ کلرک خزانچی اور مولوی محمد رحیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے اس وقت جماعت نے مفصلہ ذیل مقامات تبلیغی حلقوں کے ہیڈکوارٹرز ٹھیرائے۔ جن میں اجلاس وغیرہ ہونگے۔ (۱) منٹگمری۔ (۲) عارف والا (۳) پاک پٹن (۴) اوکاڑہ (۵) رینالہ خورد (۶) دیپالپور (۷) چک ۳۰/۱۱ (۸) چک ۶/۱۰-۱۱ (۹) کوٹ محمد دین (۱۰) گوگیرہ

قرار پایا۔ کہ فروری میں ایک جلسہ اوکاڑہ میں ہو۔ اور ماہ مارچ میں منٹگمری اور پاک پٹن میں۔

(۳) احمدیہ کور کے کام کی تحریک کی گئی۔ چک ۳۰/۱۰-۱۱ اور ۵۵/۵ میں جہاں احمدی نوجوانوں کی تعداد بفضل خدا کافی ہے۔ خاص طور پر قائم کرنے کی ہدایت کی گئی۔

(۴) مختلف انجمنوں میں لجنہ اماء اللہ کے قائم کرنے کی تحریک کی گئی۔ اور عورتوں میں تعلیم جاری کرنے اور خصوصاً نماز کے معنی یاد کرانے اور پردہ اور تعدد ازدواج اور حقوق نسواں جو اسلام نے انہیں دیئے ہیں۔ ان کے مسائل اور دلائل سمجھانے کی خاص طور پر تحریک کی گئی۔

(خاکسار غلام حسین احمدی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ منٹگمری)

رمضان المبارک میں فاروق کا
رعایتی اعلان

جو دوست اس ماہ مبارک میں فاروق کی سالانہ یا ششماہی خریداری منظور کرینگے۔ ان کو علی الترتیب دو روپیہ اور ایک روپیہ کی لاجواب کتابیں بطور انعام مفت دی جائینگی۔ فاروق کا سالانہ چندہ چار روپے اور ششماہی دو روپیہ ہے۔ جو ہر مہینہ میں چار بار قادیان سے شایع ہوتا ہے۔ جو صاحب سالانہ خریدار ہوں۔ ان کو تبلیغ رسالت جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نایاب اشتہارات ۱۸۹۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک جمع کر دیئے ہیں۔ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ اور تنقید صحیح بجواب فرقہ بابیہ۔ قیمتی ۸ر۔ جملہ عہ کی کتابیں چار روپیہ چھ آنہ میں بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوں گی۔ اور ششماہی کے خریدار کو ہدایات زریں فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قیمتی ۱۰ر اور النبوت فی الالہام بجواب اہل پیغام قیمتی ۶ر جملہ ایک روپیہ کی کتابیں دو روپے پانچ آنے میں وی۔ پی ارسال ہوں گی۔ یہ ۶ر اور ۵ر کتابوں پر محصول ڈاک کا صرف ہوگا۔ کتابیں مفت ملینگی لہذا احباب کو اس موقعہ سے بہت جلد فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایک سو سے زائد خریداران کو یہ رعایت ملیگی۔ اس سے زائد کو نہیں۔ لہذا جلد سے جلد مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست برائے خریداری فاروق ارسال فرما دیں۔

مینیجر فاروق قادیان پنجاب محلہ دارالفضل

احباب کرام کا شکریہ

مندرجہ ذیل اصحاب نے ایام جلسہ سالانہ میں نہایت تن دہی اور محنت سے جلسہ کے علاوہ اوقات میں سردی کی ساتوں کو پھر کر کئی آدمیوں کو وصیت کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا۔ اور وصیت کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ ان ایام میں ۸۷ نئے احباب نے وصیتیں کیں۔ جس سے سلسلہ احمدیہ کی جائداد میں مبلغ ۵۱۷۴۸/۰/۰ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ اور بصورت چندہ وصیت حصہ آمد میں مبلغ ۵۷۱۸ روپیہ سالانہ اضافہ ہوا ہے۔ میں ان تمام احباب کے خلوص کا جنہوں نے تحریک وصیت کی ترقی کے لئے جو دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میری مدد کی سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ میں ان احباب سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو جو دراصل اخلاص اور ایمان کے پرکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اپنے اپنے مقام پر بھی جاری رکھیں گے ؛

(۱) خان صاحب چوہدری نعمت خاں صاحب سب جج دہلی (۲) مولوی غلام حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین دہلی (۳) چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج کرنال (۴) بابو محمد عبد اللہ صاحب کلرک آرسنل فیروزپور (۵) چوہدری محمد حسین صاحب انسپکٹر وصایا سیالکوٹ (۶) منشی قائم دین صاحب سیالکوٹ (۷) سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں (۸) لفٹیننٹ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمل پور (۹) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن (۱۰) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری (۱۱) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ (۱۲) شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان (۱۳) چودھری محمد عبد اللہ صاحب پنچایت افسر مظفر گڑھ (۱۴) مولوی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع ڈیرہ غازیخاں (۱۵) بابو محمد ایوب احمد صاحب قادیان (۱۶) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ (۱۷) مولوی عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھ (۱۸) چودھری حاجی غلام احمد صاحب کریام ؛

سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و سوانح حیات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جن الفاظ میں ۱۹۲۹ء کے سالانہ جلسہ پر توجہ دلائی تھی۔ وہ احباب کو بھول نہ گئے ہونگے۔ ۱۹۳۰ء میں افسوس ہے۔ اس سلسلہ میں ایک نمبر بھی نکل نہ سکا آپ کی ابتدائی زندگی کے چالیس سالہ حالات تین نمبروں کے مجموعہ میں نکل چکے ہیں۔ اور ایسا ہی سیرت کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب آپ کے زمانہ براہین احمدیہ کے حالات میں لکھ رہا ہوں یہ عہد ۱۸۷۹ء سے لیکر ۱۸۸۴ء تک ہوگا۔ پہلا نمبر عید کے معاً بعد شائع ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ العزیز) میں چاہتا ہوں۔ کہ اب یہ کام مستقل طور پر جاری رہے۔ خریداران سیرت کو معلوم ہے۔ کہ ہر نمبر کم و بیش سو صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ اور ان کے نام بذریعہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ قیمت علاوہ محصول وغیرہ عہ ہو گی۔ چونکہ اب وی پی تین دن سے زائد امانت میں نہیں رہ سکتا۔ اس لئے احباب آگاہ رہیں۔ ایسا نہ ہو۔ واپس آکر مزید نقصان کا موجب ہو کیا کم از کم پانچ سو مستقل خریدار بھی سیرت کے لئے کھڑے نہیں ہو سکتے تاکہ یہ کام برابر جاری رہ سکے۔ سیرت کے مستقل کام کے لئے کسی سرمایہ کے لئے میں اپیل نہیں کرتا صرف دو سو آدمی اب تک سیرت اور سوانح حیات اور مکتوبات احمدیہ کے جس قدر نمبر نکلے ہیں۔ وہ خرید لیں۔ اگر ہر انجمن ایک ایک سٹ خرید کرے۔ تو یہ کام نہایت عمدگی سے چل سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تو اس کی خریداری کو فرض فرمایا تھا کہ اس لفظ کے بغیر اہمیت ظاہر نہیں ہوتی۔ اس ملی فرض کے ادا کرنے میں آپ قاصر نہ رہیں۔ بہر حال میں یہ اطلاع دیتا ہوں۔ مختلف جماعتیں اگر اکٹھی کاپیاں خرید کریں تو محصول وغیرہ میں رعایت رہے گی۔ یہ سوانح حیات کی دوسری جلد کا پہلا نمبر ہوگا۔ اس میں براہین احمدیہ کی تالیف و طبع و اشاعت کے عہد کے حالات ہیں۔ تمام درخواستیں الحکم آفس قادیان دارالامان کے پتہ پر ہوں۔

خاکسار

عرفانی

بچوں کی تربیت ماؤں کا سب سے مقدم فرض ہے

دلکشا ہیر آئل بہترین تیل ہے۔ دانتوں کی حفاظت کے لئے دلکشا سنون استعمال کریں۔ لیکن کوئی ماں بچے کی تربیت کے فرض سے پوری طرح سبکدوش نہیں۔ جب تک کہ ان کی صحت درست نہ ہو۔ کون سی ماں ہے۔ جو یہ نہیں چاہتی۔ کہ اس کا بچہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کو پہنچے۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی اکثر مائیں۔ اس فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہتی ہیں صرف اس وجہ سے کہ ہمارے ملک کی عورتوں کی صحت کی قدر نہیں۔ اور جب عورت کی صحت اچھی نہ ہو۔ تو وہ کوئی کام اچھی طرح نہیں کرسکتی۔ ان کی طبیعت چڑچڑی اور زرد رنج ہو جاتی ہے۔ ان کا دودھ صحت افزا نہیں ہوتا۔ ان کے کام میں چستی نہیں ہوتی۔ ان کا دماغ تیزی سے کام نہیں کرتا۔ الغ سب امراض کا علاج کنارسی رونس ہے۔ اس کے استعمال سے خون بڑھتا ہے۔ دودھ زیادہ اور تندرست ہوتا ہے۔ ایام کی زیادتی یا کمی یا درد کی شکایت سب جاتی رہتی ہیں۔ دماغ میں طاقت آتی) اور ذہن تیز ہوتا ہے۔ جسم میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ارادہ اور ہمت جس کے بغیر بچے کی صحیح تربیت نہیں ہوسکتی۔ پیدا ہوتے ہیں لہٰذا ہر کمزور ماں کو چاہیئے۔ اپنے لئے نہیں تو اپنے بچے کے لئے کنارسی رونس استعمال کرے۔ ؛

قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک عہ ؛

نوٹ :۔ اپنے ہاں کے دوافروش سے یا اس سے نہ ملے۔ تو ہم سے طلب کریں۔ ؛

ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی رائے

جناب احمد علی صاحب نمبردار بازید چک فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بذریعہ ڈاکٹر صاحب کنارسی رونس دوا بحالت بیماری جو کئی وجہ سے تھی۔ اعضا میں عام تکلیف تھی۔ جب سے استعمال کی ہے۔ میں اپنے سچے دل سے تحریر کرتا ہوں۔ از حد فائدہ ہوا ہے۔ حالانکہ میری عمر اس وقت تقریباً ستر سال کی ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن اب بفضل تعالیٰ بالکل صحت ہے۔ ... شیخ عبدالرحمن خان ہوشیارپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رحیم یار خاں سے آپ کو تحریر کیا تھا۔ کہ ہوشیارپور پہونچ کر میں آپ کو کنارسی رونس کے متعلق اطلاع دوں گا۔ لہٰذا میں آپ کی اطلاع کے واسطے تحریر کرتا ہوں۔ کہ اس وقت تک فائدہ ہے۔ اس لئے تکلیف دی جاتی ہے۔ کہ ایک شیشی فی الحال اور ... کر دیجئے

(۳) جناب محمد الدین ٹیلر ماسٹر۔ ٹیلرنگ ہاؤس بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سنون دلکشا پرفیومری کمپنی کا حافظ ملک محمد صاحب سے ایک شیشی خرید کر بیس روز تک استعمال کی جس سے میرے جو دانت ہلتے تھے۔ خوب جم گئے۔ اور مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا ہے ؛

(۴) محمد عبدالقادر صاحب کاتب بہاولپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عبدالرحمن صاحب ایجنٹ کمپنی دلکشا پرفیومری قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تیل دلکشا ہیر آئل خرید ا ہے۔ جو بہت عمدہ ہے۔ اس میں کوئی ایسی ملاوٹ نہیں۔ جو نقصان دہ ہو۔ عام اشتہار بازوں کے مبالغوں سے مبرا ہے ... اور خوشبو بھی چند روز تک قائم رہتی ہے۔ علاوہ اس کے سرمہ نورانی اور دلکشا سنون بھی میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوئے

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

تجارت کرو اور فائدہ اُٹھاؤ

عید پر اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات پوشیدنی ارزاں قیمت میں پوری کرو

کٹ پیس کا تازہ مال جس میں نئے ڈیزائن۔ اعلیٰ اور عمدہ قسم کا کم خرچ بالانشین مال آ گیا ہے۔ نرخ مقابلتاً ارزاں ہیں ہماری پچاس روپیہ مالیت کی چھوٹی گانٹھ کے کٹ پیس میں آپ کے یک صد روپیہ کے پارچات تیار ہوسکیں گے۔ دوکاندار اور بیوپاری دو صد روپیہ مالیت کی گانٹھ بطور نمونہ منگوا کر فائدہ اُٹھائیں۔ کرایہ ریل گاڑی بذمہ کمپنی ہوگا۔ زر چہارم ہمراہ آرڈر پیشگی آنا ضروری ہے۔ کل رقم پیشگی موصول ہونے پر ۱۲ روپیہ فی صدی کمیشن ملے گا۔ اور تعمیل آرڈر جلد ہوگی ؛

تنخواہ یا کمیشن پر کام کرنیوالے ایجنٹوں کی ہر مقام کیلئے ضرورت ہے ... کا ٹکٹ بھیج کر ہماری تازہ ... ۔

ملنے کا پتہ امریکن کمرشیل کمپنی بلکی نمبر ۱۱

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری آنکھیں ہم کو بے وقت دغا نہ دیں۔ بصارت کم نہ ہو۔ کیچڑ رطوبت اور چک آلودہ رہیں تو سرمہ نور کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔

بیشمار شہادتیں ثابت کر رہی ہیں۔ اور تجربہ آپکو بھی واضح کر دیگا کہ

دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ناخونہ۔ گوانجنی۔ خارش۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ ابتدائی موتیا بند۔ پڑبال۔ درد۔ ورم۔ اندھراتا

غرض کل امراض چشم کیلئے سرمہ نور بے نظیر علاج ہے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز اجزاء کا مرکب

اس کے سامنے ہزاروں یاقوتیاں اور مقویات ہیچ ہیں۔ قوت پیدا کرنیکے علاوہ تمام اعضاء رئیسہ اور پھونکی کھوئی ہوئی طاقت کو تر و تازہ کر کے دوبارہ زندگی کا لطف دکھا دیتی ہے۔ ہر قسم کی کمزوری اور اُسکے اندرونی اسباب خدا کے فضل سے بشرطیکہ دور ہو جاتے ہیں

فی شیشی دو روپے

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رحمت قادیان** (پنجاب)

ایک نظر ادھر بھی

آسانی سے روٹی کماؤ۔ اور پیٹ بھر کر کھاؤ۔ مرغی خانہ بنالو۔ اور اپنا کھانا کما لو۔ بغیر نوکری کے سینکڑوں روپیہ ماہوار کمانا چاہتے ہو۔ تو انہی مکمل اور جامع کتاب پر ہمارے مرغی خانہ باتصویر ایڈیشن دوم ۱۵ مجلد کی آج ہی ایک روپیہ میں خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ ولایتی و امریکن مرغیاں ۳۰۰ تک سال میں انڈے دینے والی اور تازہ بچے منگوائیے انشاءاللہ بارعایت ...

مینیجر پنجاب پولٹری فارم سرگودھا

اگر لڑکا نہ ہو تو قیمت واپس

جب حمل قرار پا چکے۔ تو حاملہ کو دوسرے مہینہ کے درمیان یہ دوائی صرف ایک ہی دفعہ کھلا دینے سے خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے امید واثق ہے۔ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اولاد نرینہ کے آرزو مند اس نعمت الٰہی سے ضرور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت صرف دس روپے معہ محصولڈاک ؛

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— لندن کانفرنس سے واپس آکر سر شفیع نے ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ میرے مسلمان بھائیوں میں ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ کہ میں نے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانان پنجاب کے لئے انچاس فیصدی حصہ لینا منظور کر لیا۔ لیکن یہ غلط ہے مسلم مندوبین نے جو تجویز منظور کی۔ وہ یہ تھی کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی کل نشستوں میں سے انچاس فیصدی نشستیں مسلمانان پنجاب کو جداگانہ انتخاب کے ذریعہ سے دی جائیں۔ اور علاوہ بریں ان کو حق حاصل ہو کہ وہ مخلوط انتخاب سے پر ہونے والی نشستوں کے لئے کھڑے ہو سکیں؛

——— گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۵ر فروری کو ہندوستان بھر میں موتی لال ڈے منایا جائے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ ان کی وفات سے میری حالت ایک بیوہ عورت کی سی ہو گئی ہے؛

——— لاہور ۹ر فروری۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند نے ۸۴ کانگریسیوں کی سزائیں منسوخ کر دی ہیں۔ اس سے قبل بھی بہت سے کانگریسی اصحاب کی سزائیں اسی عدالت سے منسوخ ہوئی تھیں۔ ان کو زیر دفعہ ۱۷ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری مختلف میعاد کی سزائیں ہوئی تھیں؛

——— الہ آباد ۹ر فروری۔ آج سر تیج بہادر سپرو نے کانگریسی رہنماؤں کے ساتھ دوبارہ گفت و شنید کی۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ اب مزید گفت و شنید ختم ہو گئی ہے۔ کل کانگریسی رہنما ایک جلسہ کر کے آپس میں بحث و تمحیص اور سر تیج بہادر سپرو کی تصریحات اور بیان کے متعلق فیصلہ کرینگے۔ شام کو پھر گفتگوئے مصالحت ہوئی۔ لیکن پھر یک لخت بند ہو گئی۔ بحث و تمحیص کے بعد جب سر تیج بہادر سپرو باہر نکلے۔ تو کل کی طرح افسردہ خاطر نظر آتے تھے۔ اور کانگریسی رہنما بھی کبیدہ دل معلوم ہوتے تھے۔

——— بمبئی ۸ر فروری۔ گول میز کانفرنس کی مندوبہ بیگم شاہنواز نے ہندوستان کی خواتین کو یہ پیغام دیا ہے۔ کہ آئندہ ہندوستان میں عورت اپنا مناسب درجہ حاصل کرنے والی ہے۔ میں اپنے تمام ملکی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اپنی تعلیمی و معاشرتی ترقی پر توجہ مبذول کریں۔

——— الہ آباد ۱۰ر فروری۔ وائسرائے نے گاندھی جی کے مکتوب کا جو جواب دیا ہے۔ اس سے سر تیج بہادر سپرو کی مساعی مصالحت پر پانی پھر گیا ہے۔ وائسرائے نے تشدد پولیس کی تحقیقات کا حکم صادر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سر تیج بہادر سپرو نے اگرچہ گول میز کانفرنس کے فیصلوں کی وضاحت کر کے ان کے حق میں سارا زور صرف کر دیا۔ تاہم وہ اکثر کانگریسی رہنماؤں کو اپنا ہمخیال بنانے میں کامیاب نہ ہوئے

——— یو دھلی ۹ر فروری۔ حکومت ہند نے جہاز ران کمپنیوں کے ساتھ حاجیوں کے کرایہ میں تخفیف کرنے کا انتظام کیا ہے چنانچہ اس موسم حج میں یکطرفہ کرایہ ۱۲۵ روپے کی بجائے صرف ۱۱۰ روپے اور واپسی کرایہ ۱۹۵ روپے کی بجائے صرف ۱۹۰ روپے مقرر کیا گیا ہے۔

——— لندن ۷ر فروری۔ ہندوستان اور پیرس کی بین الاقوامی نمائش کا سنگ بنیاد کل ان ہندوستانی سوداگروں کی موجودگی میں رکھا گیا۔ جو پیرس میں مقیم ہیں۔ نمائش کا افتتاح ماہ مئی میں ہوگا؛

——— کوئٹہ ۶ر فروری۔ ضلع ژوب نشکی میں ڈاکہ پڑا جس میں دو آدمی مارے گئے۔ سرحدی پولیس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ لیکن وہ بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکوؤں نے سرحدی پولیس کا تھانہ لوٹنے کی غرض سے ڈاکہ ڈالا تھا؛

——— امرتسر ۸ر فروری۔ جلیانوالہ باغ کے اندر سکھوں نے ایک نہر بنا رکھی ہے جس کا پانی دربار صاحب کے تالاب میں جاتا ہے آج چند سکھ معماروں اور مزدوروں کو ساتھ لیکر اچانک جلیانوالہ باغ میں آ گئے۔ اور دروازہ کے پاس نہر پر اینٹیں لگانی شروع کر دیں۔ انچارج جلیانوالہ باغ نے انہیں روکا۔ لیکن سکھوں نے پرواہ تک نہ کی۔ اس کے بعد اس نے فوٹو گرافر بلا کر عمارت کی پہلی حالت کی تصویر لینی چاہی۔ لیکن چند سکھوں نے تصویر کشی کا کیمرہ اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا۔ اس کشمکش میں دو تین اشخاص کو خفیف سی چوٹیں آئیں۔ سیکرٹری باغ کمیٹی کا بیان ہے۔ کہ گوردوارہ کمیٹی اور جلیانوالہ باغ کمیٹی میں نہر کے اوپر اینٹیں وغیرہ لگانے کے متعلق عرصہ سے گفت و شنید جاری تھی۔ لیکن سکھوں نے آج جبراً کام شروع کر دیا۔ سیکرٹری نے گاندھی جی اور پنڈت مالوی کو جو باغ کے ٹرسٹی ہیں۔ تار بھیج دیئے ہیں؛

——— دھلی ۸ر فروری۔ معتبر حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کا اعلان ایک ہفتہ کے اندر اندر ہونے والا ہے۔ نیز مقدمہ سازش میرٹھ بھی واپس لے لیا جائیگا۔ گاندھی جی سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بعد وزیر اعظم کی پیشکش پر حکومت کے ساتھ گفت و شنید کرینگے؛

——— رنگون ۱۰ر فروری۔ حکومت نے ایک سرکاری بیان میں موجودہ بغاوت کی مفصل تاریخ بیان کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ بغاوتیں ایک منصوبہ کا جزو تھیں۔ جس کے رو سے مسلح بغاوت کے ذریعے سے حکومت کا تختہ الٹنے کی تجویز کی گئی تھی۔ یہ ایسوسی ایشن بغاوت کی تیاریوں سے پوری واقف تھی۔ باغیوں نے ۲۸ آدمی قتل کر دیئے جن میں زیادہ تر حکومت کے ملازم اور سرکاری افسر ہیں جنگ میں ۳ پولیس والے مارے گئے۔ اور سات زخمی ہوئے۔ تقریباً ۶۰۹ باغی مقتول و مجروح اور ۱۲۴۰ گرفتار ہوئے۔ باغیوں نے پچاس سے زیادہ دیہات پر حملے کئے۔ ۴ گاؤں کامل طور پر اور گیارہ جزوی طور پر جلا دیئے۔ دو ریلوے سٹیشن اور ایک پل تباہ کئے گئے [illegible] چھ سامان [illegible] نیز ۴ بندوقیں چھین [illegible]

——— لندن ۹ر فروری۔ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ کے لئے حال میں جو شکاری موٹر کار تیار کی گئی ہے۔ وہ دنیا کی بہترین موٹر کار خیال کی جاتی ہے۔ اسے شکاری مہمات کے موقعہ پر استعمال کیا جائیگا۔ کار میں نقرئی برتن۔ ریشمی پردے اور ۲۵ ہزار بتی کی طاقت والی سرچ لائٹ مہیا کی گئی ہے۔ نیز چاندی اور انگریزی چینی کے ظرف بھی اس میں مہیا کئے گئے ہیں۔ بندوقیں اور رائفلیں رکھنے کی خاص جگہ بنائی گئی ہے برف کے لئے خاص ٹینک بنایا گیا ہے۔ اور ۸ گیلن تازہ پانی کے لئے تالاب اور ایک کھانے کا میز بھی لگایا گیا ہے؛

——— اوک لینڈ (کیلیفورنیا) ۹ر فروری۔ اوک لینڈ کی نمائش گاہ میں ۳ آدمی اور کوڑیوں بیش قیمت گھوڑے جل گئے۔ عمارتیں آناً فاناً آگ کے شعلوں کا مرکز بن گئیں۔ پولیس اکثر گھوڑوں کی مصیبت کا خاتمہ کرنے کے لئے گولی چلانے پر مجبور ہوئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۴ لاکھ ڈالر کے گھوڑے جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ اس میں شرارت اور منصوبہ بازی کا شبہ پایا جاتا ہے؛

——— لندن ۹ر فروری۔ دارالعوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ مجھے توقع ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کا کام جاری رکھنے کے لئے عنقریب حکومت کی طرف سے ایک اعلان کر دیا جائیگا؛

——— الہ آباد ۹ر فروری۔ یہ زبردست افواہ ہے۔ کہ کانگریسی لیڈروں کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے وزیر ہند کے ہندوستان میں دورہ کے متعلق عنقریب ہی ایک سرکاری اعلان کیا جائیگا؛

——— لاہور ۱۱ر فروری۔ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے بھگت سنگھ۔ سکھدیو۔ اور راج گورو کی اپیل نامنظور کر دی ہے۔

——— بنارس ۱۱ر فروری۔ مسٹر محمد جان خان آغا بدیشی کپڑے کے تاجر پر کل رات جب وہ دوکان بند کر کے اپنے گھر آ رہا تھا۔ گولی چلائی گئی۔ جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اور صبح زخموں کی وجہ سے مر گیا۔ اس کی دوکان پر کئی بار پکٹنگ کیا گیا۔ ابھی کل ۱۵ والنٹیر اس کی دوکان پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے مرتے وقت جو بیان دیا ہے۔ اس میں اپنے قتل کے لئے مقامی کانگریس والنٹیر کور کے کپتان کا نام لیا ہے۔

——— نئی دھلی ۷ر فروری۔ محکمہ پبلک ورکس کی رپورٹ مظہر ہے کہ سال زیر رپورٹ کے اختتام تک نئی دھلی پر کل ۱۵ کروڑ ۰۱ لاکھ روپیہ خرچ آ چکا ہے۔ اور منظوری ۱۶ کروڑ ۰۰ ہزار کی تھی۔

——— منٹگمری ۱۰ر فروری۔ مقامی جیل کا ایک ہندو افسر اور متعدد جمعدار قیدی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک قیدی کی مقعد میں نوکدار ڈنڈا [illegible] جس سے اس کی موت واقع ہو گئی [illegible] ہے۔ کہ یہ سزا اسے اذان [illegible] [illegible] دی گئی تھی؛

——— الہ آباد ۱۰ر فروری۔ سر تیج بہادر سپرو نے وزیر اعظم کے اعلان کی وضاحت کی۔ اس پر کانگریسی رہنماؤں میں گرما گرم بحث ہوئی۔ پنڈت مالویہ نے۔۔